نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب ؛ گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

لَاموجُودَ اِلّا اللہ

ایک ایسا حال بھی تھا کہ

نہ جسم تھے نہ جسمانیات ۔ نہ مکان تھے نہ مکانیات
نہ فضا تھی نہ فضائیات ۔ نہ زماں تھے نہ زمانیات
نہ فلک تھے نہ فلکیات ۔ نہ ملک تھے نہ ملکیات
نہ عرش تھا نہ عرشیات ۔ نہ نور تھا نہ نوریات
واللہ! کچھ بھی نہیں تھا۔ نہ روح تھی نہ روحانیات

صرف گنج مخفی تھا یعنی ہر طرف ہر آن صرف اللہ ہی اللہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کو اللہ کہنے والا بھی کوئی نہ تھا جیسا کہ فرمایا گیا۔

فقد قال اللہ تعالیٰ فی الحدیث القدسی اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے
کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف بہ ہے کہ میں چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے
فخلقت نور محمد (حدیث قدسی) چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے نور محمدی کو پیدا کر دیا۔

نورِ محمدی کا پتہ

روایت ہے کہ ایک روز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اے جبرئیل! تمہاری کیا عمر ہے؟ یہ سنتے ہی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جس وقت پیدا ہوا اس وقت عرش اعلیٰ پر ایک نور کو دیکھا اور وہ نور ستر ہزار برس میں ایک مرتبہ نظر آتا تھا اور میں نے اس نور کو ستر ہزار دفعہ دیکھا ہے پس آپ اس سے میری عمر کا اندازہ لگالیجئے! یہ سنکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم آج بھی اس نور کو پہچان سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہاں ہاں یا رسول اللہ وہ نور میرے تصور میں جما ہوا ہے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل! میری پیشانی ذرا غور سے دیکھو پس جیسے ہی انھوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک پیشانی کو غور سے دیکھا یکایک جبرئیل علیہ السلام کو وہی نور نظر آگیا۔ جو عرش اعلیٰ پر طلوع ہوا کرتا تھا۔ اس نور کی ایک جھلک دیکھتے ہی جبرئیل علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اور جب ہوش آیا تو عرض کیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ہ اس لئے بزرگان دین نے فرمایا ہے

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ ؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللہ محمد کا ایک بھید ایک موتی کے دو چھید

نورِ محمدی کا ظہور

محدث کی پکار

حضرت الشیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے اللہ نے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرنا چاہا تو بڑے ہی عشق و محبت سے فرمایا

محمد رسول اللہ

اس فرمان کے ساتھ ہی نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گیا اور جیسے ہی نورِ محمدی پیدا ہو گیا اللہ تعالیٰ کی وحدت (احدیت۔ واحدیت) کا جلوہ دیکھتے ہوئے عشقِ الٰہی میں ڈوب کر نورِ محمدی پکار اُٹھا۔

لا الٰہ اِلا اللہ

اس کلمہ کے کہنے کے ساتھ ہی نورِ محمدی جلوۂ وحدت میں فنا ہو گیا اور پھر جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا محمد رسول اللہ تو پھر نورِ محمدی ظاہر ہو گیا۔ میرے ایمانی رشتہ دارو! یہ فنا و بقا کا سلسلہ کتنے قرنوں اور کتنے صدیوں تک چلتا رہا واللہ اعلم بالصواب یعنی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

سیدھا کلمہ

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہاں ایک خاص نکتہ پیش خدمت ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا کلام یا کلمہ " محمد رسول اللہ" ہے اور نورِ محمدی کا سب سے پہلے کلام یا کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

مندرجہ بالا کلام یا کلمات سے یہ بات صاف ظاہر ہو رہی ہے کہ صحیح اور سیدھا کلمۂ طیبب پہلے محمد رسول اللہ اور بعد میں لا الٰہ الا اللہ ہے اور جس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کی دعوت عطا فرمائی تو سارے اہل مکہ کے سامنے فاران کی چوٹی پر کھڑے ہو کر پہلے اپنے آپ کو ہی پیش فرمایا جب سب لوگوں نے آپ کو امین اور صادق کہکر قبول کر لیا تو بعد میں توحید کی دعوت عطا فرمائی۔

اپنا کلمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ۔

ہماری اپنی شریعتِ محمدی میں محمد رسول اللہ لا الٰہ الا اللہ سیدھے کلمے کے بجائے پہلے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کیونکر ہوا۔ اسکو سمجھانے کے لئے ایک بہت وقت چاہیئے۔ لیکن ایک عاشق رسول کی ناز برداری کے ذریعہ سمجھا دیا جائے تو چند لمحوں میں بات آسانی سے سمجھ میں آجائیگی

ایک عاشق رسول نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے میرے اللہ! تو نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑی لمبی چوڑی محبت کا دعویٰ کیا ہے لیکن اپنے محبوب کے نام کو کلمہ میں بعد میں رکھا ہے اور پہلے

اپنا نام رکھ لیا کیا یہی تیری محبت کا ثبوت ہے۔ اس ترالے سوال پر الہامی جواب آیا کہ ارے نادان! تو نہیں جانتا بندے کا منہ گندہ ہوتا ہے۔ جب بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو بندے کا منہ دھل کر پاک ہو جاتا ہے اور میرے محبوب کے نام کو پاک منہ سے لینے کا انتظام کیا ہوں جب بندہ پاک منہ سے میرے محبوب کا نام لیتا ہے تو میری رحمت کو جوش آتا ہے اور اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہوں

اس لئے حدیث ہے۔ من قال لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مخلصاً فدخل الجنۃ (طرانی یشیخن)

نورِ محمدی کی عبادات

بالآخر اللہ تعالیٰ نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مستقل طور پر قرار بخش دیا۔ اور جب نور محمدی قائم و مستقر ہو گیا تو اپنے خالق کے آگے

- ہزارہا برس ــــ حالتِ ــــ قیام میں کھڑا رہا ــــ
- پھر ہزارہا برس ــــ حالتِ ــــ رکوع میں جھکا رہا ــــ
- پھر ہزارہا برس ــــ حالتِ ــــ قومہ میں اٹھا رہا ــــ
- پھر ہزارہا برس ــــ حالتِ ــــ سجدے میں رہا ــــ
- پھر ہزارہا برس ــــ حالتِ ــــ جلسہ میں رہا ــــ

پھر ہزارہا برس ـــــ حالتِ ـــــ سجدۂ دوم میں رہا ـــــ

پھر ہزارہا برس ـــــ حالتِ ـــــ قعدۂ میں رہا ـــــ

پھر ہزارہا برس ـــــ حالتِ ـــــ دعا میں رہا ـــــ

نورِ محمدی جیسے ہی دعاؤں میں مشغول ہوا ربِ غفور کی دریائے رحمت میں جوش آگیا اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خاص خاص عنایات و برکات اور انوار کا نزول ہونے لگا یعنی اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے کیا کیا سکھا دیا کیا کیا دکھا دیا۔ کیا کیا بنا دیا کیا کیا دے دیا اور کیا کیا بشارتیں دی گئیں واللہ اعلم بالصواب ٥

پس ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجموعی عبادت نماز کی شکل میں ہم سب کو نصیب ہوگئی ہے

کیا راز ہے نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ ؛ ملتا ہے خود خدا تو سجدے میں جا کے دیکھ

قربِ الٰہی

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب رب العلمین کی طرف سے خاص خاص رحمتیں برکتیں اور عنایتیں ہونے لگیں تو نورِ محمدی اپنے خالق کے آگے شکر ادا کرتے ہوئے لاتعداد صدیوں تک سجدہ ریز ہو گیا اور سجدہ ہی

وہ خاص عبادت ہے جو بندے کو اپنے رب کے بالکل قریب کر دیتی ہے تو کیا کیا دیکھ کر آیا ہے۔ کیا کیا سیکھ کر آیا اور کیا کیا بن کر آیا۔ واللہ اعلم بالصواب

نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتعداد صدیوں کے سجدۂ شکر کے بعد جیسے ہی سجدے سے اُٹھا تو یکایک محسوس کیا کہ جو حلاوت، لذت اور تسکین حالتِ سجدہ میں تھی سجدے سے اُٹھ جانے کے بعد باقی نہ رہی۔ اس احساس کے ساتھ ہی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پسینے کے قطرات نمودار ہو گئے پس وہی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے ذکر تسبیح و تہلیل میں مشغول ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کے پسینے کے قطرات سے تمام انبیا علیہم السلام کی ارواح کو پیدا کر کے ایک ایک نبی کی روح کو نورانی قندیل میں رکھکر نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطراف آویزاں فرما دیا۔

تمام پیغمبروں کی ارواح جیسے ہی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسبیح و تہلیل سنتے سب کے سب شاگردوں کی طرح تسبیح و تہلیل میں مصروف ہو جاتے

ارواحِ عالمین کا مجموعہ

انبیاء علیہم السلام کی ارواح کے بعد صدیقین۔ مومنین وغیرہ کی ارواح پیدا کی گئیں اسکے بعد سلسلہ در سلسلہ عرش اعلیٰ، کرسی، لوح محفوظ اور قلم بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی پیدا کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے ہی قلم کو پیدا فرمایا تو حکم دیا کہ اولین و آخرین ساری کائنات اور جن و انسان کی اچھی اور بری تقدیر لکھدے۔ پس قلم سب کی تقدیر لکھ کر خشک ہوگیا اور اب مزید تقدیر بدلنے والی نہیں ہے جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ ٥

عرش و کرسی اور قلم وغیرہ کے بعد ملائکہ، جنت و دوزخ ستارے سیارے زمین و آسمان، شمس و قمر۔ شجر و بحر اور دریا و پہاڑ الغرض تمام کائنات یکے بعد دیگرے وجود میں آتی گئی۔ پھر جنات پیدا کئے گئے اس کے بعد سب سے آخری مخلوق آدم علیہ السلام بنائے گئے۔

وہ نورِ لم یزل جو باعث تخلیق عالم ہے
خدا کے بعد جنکا اسم اعظم اسم اعظم ہے

جیسے ہی آدم علیہ السلام کا مجسمہ تیار ہو گیا۔ یہ ایسا مجسمہ ہے جسمیں گویائی نہیں ہے۔ آنکھ ہے بینائی نہیں ہے۔ کان ہیں سماعت نہیں ہے اور پیر بھی ہیں لیکن چلنے کی سکت نہیں ہے۔ اب اس مجسمہ کو گویائی دینا ہے اور سماعت بھی عطا کرنا ہے اسی طرح اسس کو زندگی عطا کرنا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے روح کو حکم دیا کہ اے روح! داخل ہو جا پس روح مجسمہ میں داخل ہوئی اور تھوڑی دیر مجسمہ میں گھوم کر واپس نکل آئی۔

روح کو صرف داخل ہونے کا حکم ہوا تھا۔ داخل ہو کر اندر ہی رہنے کا حکم نہ تھا اس لئے روح کو نکلنے کا موقع ملگیا فوراً نکل گئی اور عرض کیا اے اللہ! یہ مجسمہ بڑا تنگ و تاریک اور وحشتناک ہے میں اسمیں نہیں رہ سکتی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ حضرت آدم کے مجسمہ کی پیشانی میں رکھا اس کے بعد پھر حکم ہوا کہ اے روح! داخل ہو جا پس روح داخل ہو کر اندر ہی رہ گئی اور حضرت آدم علیہ السلام کا مجسمہ متحرک ہو گیا آدم بن گئے اور ہم سب آدمی اُن ہی سے پیدا ہوئے۔

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اُسکو معلوم تھا کہ روح داخل ہو کر پھر

نکل آئے گی پھر آدم کی پیشانی میں نورِ محمدی کا چراغ روشن کرنا پڑے گا
اور اس نور کی برکت سے ہی روح اندر ٹھہرے گی۔ پھر پہلے ہی نور محمدی
کا چراغ کیوں نہیں جلایا گیا؟ اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہے کہ
اللہ تعالیٰ کو یہ دکھانا مقصود تھا کہ نورِ محمدی کے صدقے و طفیل
میں ہی آدم میں روح ٹھہری اور یہ سارے آدمی وجود میں
آئے

نورِ محمدی روزِ میثاق
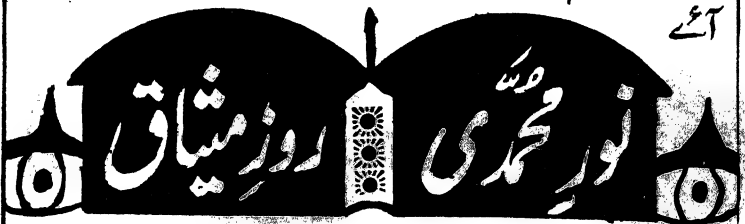
جیسے ہی حضرت آدم علیہ السلام بن گئے اللہ تعالیٰ نے اُن کی پشت میں
تمام بنی آدم کو جذب کر دیا پھر اس کے بعد روزِ میثاق میں آدم علیہ السلام
کی پشت سے سارے بنی آدم کو نکال کر اقرار لیا جیسا کہ قرآن میں ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ ج اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰی ج شَهِدْنَا ج اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝

اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے اُن کی نسل نکالی اور انھیں خود ان پر گواہ کیا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب بولے کیوں نہیں۔ ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی (اعراف ۱۷۲)

جب ساری اولادِ آدم سے اللہ تعالیٰ نے سوال کیا۔ الست بربکم یعنی

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ اس سوال پر سارے بنی آدم حیران تھے کہ کیا جواب دیں۔ پس سب سے پہلے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ بَلٰی ج شَہِدْنَا ج یعنی ہاں ہاں بے شک تو ہمارا رب ہے یہ سنکر سارے بنی آدم نے بھی یہی جواب دیا کہ ہاں ہاں !! بے شک تو ہمارا رب ہے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اب تم سب چلے جاؤ۔ یعنی انبیاءؑ و رسل کے علاوہ سب کو چھٹی مل گئی۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا جو میں تمکو جو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور بہ ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور بہ ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تمنے اقرار کیا۔ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور

فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ تو کوئی جو اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ

ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ فاسق ہیں

آل عمران ۸۱ - ۸۲

میرے ایمانی رشتہ دارو! روزِ میثاق میں جب اولاد آدم سے اقرار لیا تو تمام عام انسانوں کو چلے جانے کی اجازت مل گئی اور تمام انبیاء و رسل کی ارواح کو دربارِ الٰہی میں روک لیا جاکر ان سب سے ایک خاص عہد لیا گیا کہ جب میرا حبیب (رسول) کتاب اور حکمت لیکر تمہارے پاس آئے، تمہارے زمانہ میں آئے تو دیکھو تم پر یہ ضروری ہے کہ تم اُس پر ایمان لے آؤ اور اسکی مدد کرو پھر اُس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بولو! میرے حبیب پر ایمان لانے کے لئے تیار ہو یا نہیں ؟! مدد کرنے کے لئے تیار ہو کہ نہیں ؟ تمام انبیاء و رُسل علیہم السلام کی روحیں جواب دیں کہ اَقْرَرْنَا ! یعنی ہاں ہم نے اقرار کیا۔ ——— آل عمران ۸۱ ———

میرے ایمانی رشتہ دارو!

اللہ تعالیٰ کے فرمان پر انبیاء علیہم السلام کا اقرار کرنا کافی تھا لیکن اللہ تعالیٰ اس حلفِ وفاداری کی اہمیت جتانے کے لئے انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے پر گواہ بنادیا یعنی ایک ایک پیغمبر پر ایک لاکھ ۲۳ ہزار ۹۹۹ گواہ ہوگئے اور آخر میں اللہ تعالیٰ اپنی شان سے فرمارہا ہے کہ تمہارے اس اقرار کی بھاری ذمہ داری لیکر میں خود بھی گواہ ہوں۔

اللہ اکبر! یہ کتنا اہم حلفِ وفاداری ہے کہ ایک ایک پیغمبر پر ۱,۲۴۰۰۰ گواہ مقرر ہو رہے ہیں۔

ہر نبی کا کلمہ محمد رسول اللہ

اللہ تعالیٰ کو ایک ایک نبی سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حلف وفاداری دلا کر اتنے کثیر التعداد گواہ بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا انبیا علیہم السلام اپنے حلفِ وفاداری سے مکرتے (پلٹنے) والے تھے؟ ایسا تو ہرگز گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ بس اس سے یہ راز ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان اور بزرگی تمام انبیا و رسل علیہم السلام پر واضح کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ ہر نبی اور رسول اپنی اپنی امتوں سے اپنا کلمہ پڑھوائے اور خود نبی اور رسول اپنا کلمہ کلمۂ محمد رسول اللہ پڑھے۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے چاہنے والے (امتی) لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ پڑھے اور خود حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا کلمہ محمد رسول اللہ پڑھیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چاہنے والے (امتی) لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ پڑھیں اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا کلمہ محمد رسول اللہ پڑھیں۔

(بحوالہ سورہ احزاب آیت ۴۰۔ تفسیر روح البیان۔ تفسیر نعیمی)

قرآن کریم میں اس بات کا کھلا ثبوت موجود ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت (بنی اسرائیل) آفتوں، مصیبتوں، ہولناک وباؤں اور جنگ و

جدال کی پریشانیوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ اور وسیلہ لیکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور بامراد ہو جاتے

(سورۂ بقرہ۔ آیت ۸۹۔ تفسیر روح البیان۔ نعیمی وغیرہ)

لہٰذا صاف صاف ظاہر ہو گیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی الانبیاء ہیں۔

اول الانبیاء ۔ خاتم الانبیاء

اول نبی ۔ آخر نبی

عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یارسول اللہ متیٰ وجبت لک النبوۃ وقال آدم بین الماء والطین وآدم بین الروح والجسد (ترمذی۔ السنہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو نبوت کب عطا ہوئی تو فرمایا آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور ایک روایت میں آدم کے جسم میں روح داخل نہ ہوئی تھی

مشکوٰۃ شریف (۵۱۳/۵۱۲) ج ۲
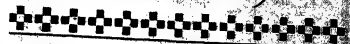
مندرجہ بالا حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی وقت نبوت عطا کر دی گئی تھی جبکہ ابھی حضرت آدم کا مجسمہ تیار بھی نہ ہوا تھا اور جیسے ہی تیار ہوا سارے ارواح کو جمع کر کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اعلان ہو گیا۔

ایک روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں پر دستِ قدرت سے محمد رسول اللہ خاتم النبیین ۵ صاف اور کھلی طور پر لکھا ہوا تھا۔ یعنی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہوگیا کہ آپ سے ہی نبوت شروع ہوئی اور آپ پر ہی نبوت ختم ہو چکی۔ اگر کسی کو شک ہو تو وہ قرآن دیکھ لے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم	ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں
ولکن رسول اللہ وخاتم النبینؐ	ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں
وکان اللہ بکل شئی علیماً ۵	پچھلے اور سب کچھ جانتا ہے (سورہ احزاب آیت ۴۰)

نورِ محمدی کیلئے تعظیمی سجدہ

نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے بنی آدم علیہ السلام کو سجدہ کا حکم ہوا چونکہ مجسمہ آدم مکان تھا اور نور محمدی مکین تھا۔ اسی لیے خود اللہ تعالیٰ سجدہ کا حکم دیا تھا۔

واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم	اور یاد کرو جب ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کر
فسجدوا الا ابلیسؐ ابیٰ واستکبر	آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا
وکان من الکافرین ۵	سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا۔

بقرہ ۵ - ۳۴

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو

سجدہ کریں پس سب سجدے میں گر گئے لیکن ابلیس نے نافرمانی کرتے ہوئے آدم کو سجدہ نہ کیا بلکہ تکبر اور گھمنڈ سے اکڑ گیا جس کی وجہ سے مردود یعنی اور ملعون بن گیا۔ روایت ہے کہ سجدہ کرنیوالوں میں سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں اس کے بعد تین بڑے فرشتے اور پھر ان کے بعد تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سجدہ بے حد طویل تھا۔ کتنا طویل تھا واللہ اعلم بالصواب ٥

یہ سجدہ سجدۂ عبادت نہیں تھا بلکہ بالکلیہ سجدۂ تعظیمی تھا پہلے کی شریعتوں میں جاری تھا اور اب ہماری شریعت محمدی میں منسوخ ہو گیا۔ کسی عارف نے کیا ہی اچھی بات کہی کہ ابلیس عالم تھا لیکن عارف نہیں تھا اُس نے آدم کو دیکھا لیکن آدم میں کیا تھا دیکھ نہ سکا۔ اس لئے انکار کیا اور غرور میں اکڑ گیا۔

کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

ہوا ابلیس اسی کے سامنے جھکنے سے انکاری
یہی تھا امتیاز آدم کا جس سے جل گیا ناری

ہمارے اپنے وجود میں بھی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہے۔ قرآن کریم میں کھلی طور پر فرمایا گیا ہے کہ النبی اولیٰ بالمومنین بالفسہم یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں پس اسی لئے روح ہمارے جسم سے آسانی سے

نکلنا نہیں چاہتی لیکن حکمِ الٰہی کے تعمیل میں بہ ہزار مجبوری ہمارے ہر بال اور ہر ایک رگ میں چھپ چھپ کر با دلِ ناخواستہ نکل جاتی ہے۔

نورِ محمدی ہر قرن میں ظاہر ہوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن یعنی (ہر زمانہ) ہر قرن میں پیدا کیا گیا یہاں تک کہ میں اس قرن میں پیدا ہوا جس قرن میں کہ میں ہوں (مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم حدیث ۵۴۶۲ بخاری شریف)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں صاف صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر زمانہ میں خاص خاص طبقوں میں خاص خاص اعزازات کیساتھ ظاہر ہوتا رہا ہے۔ جیسا کہ بعض احادیث میں روایت ہے کہ

نورِ محمدی کبھی عرشِ اعلیٰ کی زینت بنا رہا
کبھی حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمکتا رہا

اور یہی نور حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں جگمگا رہا تھا اور یہی نور عالمگیر طوفان میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا رہنما تھا اسی لئے کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

نگاہِ غور سے دیکھو ذرا آدم کی پیشانی
نظر آتی نہیں کیا ایک خاص الخاص تابانی
وہ نورِ احمدی جس سے شرف تھا بوئے آدم کا
ہدایت کیلئے تاریکیوں میں پے درپے چمکا
جناب شیث کا روئے منور اس سے روشن تھا
یہی ادریس کی لوحِ جبیں پر جلوہ افگن تھا
اسی کے دم سے مرسل کا شرف تھا نوحِ انساں میں
یہی قبلہ نما تھا نوح کے بیڑے کا طوفاں میں
اسی نے غرق ہونے سے بچائی کشتی ہستی
ہوئی آباد اسی کے دم سے پھر اُجڑی ہوئی بستی
اسی جانب اشارہ تھا صحفوں کی بشارت کا
اسی سے سلسلہ چلتا رہا رشد و ہدایت کا

یہی وہ نور ہے جس سے زمانہ جگمگائیگا
یہی آدم کا رتبہ عرش اعظم تک اٹھائیگا

مولانا غلام نبی شاہ کی تصانیف کا مطالعہ فرمائیں۔
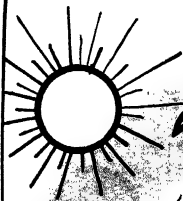
نورِ محمدی سے ہر دور میں کرشمے

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو نورِ محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشانی میں منور ہو گیا۔

نمرود جو خدائی دعویٰ کرتا تھا اور اس کے خلاف حضرت ابراہیم علیہ السلام صداقت کی صدا بلند کردیئے تو نمرود نے آپ کو زندہ آگ میں ڈال دیا لیکن نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ابراہیم علیہ السلام کی پیشانی میں منور تھا۔ اُس کی برکت سے نمرود کی آگ نہ صرف ٹھنڈی ہوئی بلکہ آپ پر گلزار بن گئی ؎

بروئے کار آیا آج بھی وہ نورِ پیشانی
ہوئی آگ ایک پل میں کوثر و تسنیم کا پانی

ہاں ہاں! وہی نورِ پیشانی یعنی نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا معجزہ دکھا دیا یعنی نارِ نمرود باغ بن گئی۔ نارِ نمرود کو کیا گلزار دوست کو یوں بچا لیا تو نے۔ جیسے ہی نورِ محمدی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل ہوا یہاں بھی اپنا اعجاز دکھانے لگا۔ یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے بچا لیا اور پھر یہاں سے مقدس اور متبرک پیشانیوں

سے ہر زمانہ میں منتقل ہوتا رہا اور جہاں جنکی پیشانی میں ظاہر ہوتا تو اُن کو قدرت کیطرف سے خاص اعزاز و اکرام سے نوازا جاتا۔

نورِ محمدی کے طفیل

ہر نبی کو اعزاز عطا ہوا

چنانچہ تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے اپنی اپنی زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے و طفیل اور

- فیضان ـــ سے ـــ حضرت آدم علیہ السلام ـــ صفی اللہ بنائے گئے
- اسی نور کے پرتو ـــ سے ـــ حضرت نوح علیہ السلام ـــ نجی اللہ بنائے گئے
- اسی نور کی برکت ـــ سے ـــ حضرت ابراہیم علیہ السلام ـــ خلیل اللہ بنائے گئے
- اسی نور کے اعجاز ـــ سے ـــ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ـــ ذبیح اللہ بنائے گئے
- اسی نور کے کرشمے ـــ سے ـــ حضرت داؤد علیہ السلام ـــ خلیفۃ اللہ بنائے گئے
- اسی نور کی عنایت ـــ سے ـــ حضرت سلیمٰن علیہ السلام ـــ صاحب مملکت بنائے گئے
- اسی نور کی جھلک ـــ سے ـــ حضرت موسیٰ علیہ السلام ـــ کلیم اللہ بنائے گئے
- اسی نور کے تصدق ـــ سے ـــ حضرت یوسف علیہ السلام ـــ صدیق اللہ بنائے گئے
- اسی نور کے کمال ـــ سے ـــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ـــ روح اللہ بنائے گئے

تمام دکمال انبیاء علیہم السلام کو جو جو اعزازات عطا ہوئے وہ سب کا سب نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ وطفیل ہے بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں جو کمالات نظر آرہے ہیں وہ بھی نور محمدی کا ہی کرشمہ ہے مثلاً سورج کی روشنی۔ چاند کا نور بجلی کی چمک، بادل کی گرج پرندوں کی چہک اور پھولوں کی مہک، آبشاروں کا گرنا جھیلوں کا جھرنا، موسم کے بہار باغوں کے نکھار الغرض ساری کائنات کے رنگا رنگ بہاریں بالکلیہ نور محمدی کے ظہور کیلئے ہی وجود میں آئیں جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔

لولاك لما خلقت الافلاك

مطلب یہ ہے کہ اے میرے حبیب! یہ ساری کائنات تمہارے ظہور کیلئے ہی پیدا کی گئی ہے۔

نورِ محمدی بطنِ مادر میں جلوہ گر ہو گیا

نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پے بہ پے منتقل ہوتے ہوئے خاندان بنی ہاشم میں آگیا اور حضرت عبدالمطلب اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کی مقدس پیشانیوں سے منتقل ہوتا ہوا حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں جلوہ گر ہو گیا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہونے کیلئے

ابھی ۵۰ دن باقی تھے کہ خاص مکہ شریف میں ایک عظیم معجزہ ظاہر ہوگیا
جس کا تفصیلی ذکر قرآنِ پاک کے سورہ فیل میں موجود ہے۔
ابرہہ اشرم ملکِ یمن اور حبشہ کا بادشاہ کعبۃ اللہ کو ڈھانے
کے لیے ہاتھیوں کا لشکر لیکر آگیا اور مکہ معظمہ پر چڑھائی کردیا۔ جیسے ہی
بادشاہ کے ہاتھیوں کا لشکر آگے بڑھا یکایک سمندر کی طرف سے ابابیلوں
کے کئی جھنڈ اڑتے ہوئے آگئے۔ جن کے چونچ اور پنجوں میں ایک ایک
کنکری تھی یہ ابابیل اپنی اپنی کنکریاں ہاتھیوں کے لشکر پر برسانے لگیں
ہاتھی یا سپاہی جس پر بھی یہ کنکری گرتی وہ مر کر ڈھیر ہوجاتا۔ کسی نے
کیا خوب کہا ہے ؎

بلندی سے ابابیلوں نے پھینکے اس طرح کنکر
کہ چھلنی کی طرح سے چھد گئی وہ فوج بد اختر
وہ ہاتھی اور وہ لشکر اور اُن کے ہانکنے والے
خدا کے قہر نے ایک آن میں پامال کر ڈالے

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ ابابیل جیسے نازک اور چھوٹے پرندوں سے ہاتھی جیسے دنیا کے سب سے بڑے جانوروں کے لشکر کا قلع قمع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بھی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی معجزہ تھا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے
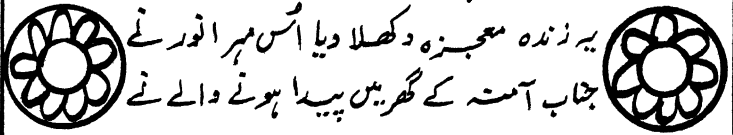
یہ زندہ معجزہ دکھلا دیا اُس مہر انور نے
جناب آمنہ کے گھر میں پیدا ہونے والے نے

الغرض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت کے دن جیسے جیسے قریب آرہے تھے ویسے ساری روئے زمین پر عجیب وغریب معجزات کا ظہور ہو رہا تھا۔ ایسے میں ایک عظیم حادثہ پیش آیا کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ گویا آپ بیوہ ہو گئیں اور شکم مادر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم ہو گئے یہ حال دیکھ کر فرشتے بھی رو رو کر کہہ رہے تھے

رو رو کہتے تھے فرشتے اے کریم
پیٹ میں ماں کے ہوا احمد یتیم

دی یہ خالق نے فرشتوں کو خبر
ہے ہماری خاص احمد پر نظر

آمدِ خیر الوریٰ کی دھوم ہے ــــــ جلوۂ نورِ خدا کی دھوم ہے

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الغرض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت سارے روئے زمین پر بڑے بڑے حیران کن معجزات کا ظہور ہونے لگا۔ لہٰذا ۵ جون ۵۶۹ء عیسوی کے موسم بہار میں ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن فجر کے عین سہانے وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوگئی!

مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے ؛ جناب رحمۃ للعالمین تشریف لے آئے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے ہی تولد ہوئے آپ سجدہ کی حالت میں تھے اور اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا فرما رہے تھے۔ آپ کی ولادت کے فوراً ہی بعد ہر طرف نور ہی نور نظر آرہا تھا اور غیب سے عجیب و غریب ندائیں آرہی تھیں۔

ندا آئی دریچے کھول دو ایوانِ قدرت کے = نظارے خود کریں گی آج قدرت شانِ قدرت کے

سحابِ نور آکر چھا گیا مکہ کی بستی پر = ہوئی رحمت کی بارش ہر بلندی اور پستی پر

یکایک ہوگئی ساری فضا تمثیلِ آئینہ = نظر آیا معلق عرش تک یک نور کا زینہ

ہوا عرشِ معلیٰ سے نزولِ رحمتِ باری ؛ تو استقبال کو اٹھی حرم کی چار دیواری

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کیساتھ ہی کعبۃ اللہ

کے اندر ۳۶۰ بت سرنگوں ہوکر گر پڑے ؎

عجب دیکھا تماشہ جاکے بیت اللہ کے اندر؛ ہوالله احد کہتے تھے بت سجدیں گر گر

آپ کی ولادت کے دن شہر فارس میں عجیب تماشہ ہوگیا ؎

سرے فاران پہ لہرانے لگا جب دین کا جھنڈا

ہوا ایک آہ بھر کر فارس کا آتش کدہ ٹھنڈا

اسی طرح قیصر وکسریٰ کے محلات میں بھی عجیب وغریب حادثہ پیش آیا ؎

ستون مکہ میں قائم ہوگئے جب دین بیضا کے

گرے غش کھا کے چودہ کنگرے ایوانِ کسریٰ کے

الغرض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کے دن ساری

دنیا میں عالمی انقلابی معجزات کا ظہور ہورہا تھا ادھر حضرت بی بی آمنہ

رضی اللہ عنہا اپنے اطراف عجیب وغریب نورانی شکلیں منڈلاتی ہوئی دیکھ

رہی تھیں ان مبارک اشکال میں حضرت بی بی مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور فرعون کی بیوی حضرت بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا اور کئی ملائکہ بھی شامل

تھے یہ سب کے سب آپ کو مبارکبادی دینے آئے تھے ؎

فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج کہتی تھی

جنابِ آمنہ سنتی تھی یہ آواز آتی تھی

سلام

السلام اے پیشوائے انبیاءؑ — السلام اے مقتدائے اولیاءؑ

السلام اے قبلہ گاہِ اہلِ دین — السلام اے بادشاہِ مرسلین

السلام اے دستگیرِ بے کساں — السلام اے چارہ دردِ نہاں

السلام اے شاہِ شاہاں السلام

السلام اے جانِ جاناں السلام

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا ظہور اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نور اللہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

برحمتک یا ارحم الراحمین ۝

ہمارے نبی کا صدقہ

ابوجہل کو بھی مل رہا ہے

روایت ہے کہ ابوجہل کی باندھی ثوبیہ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خبر ابوجہل کو یہ کہتے ہوئے دی کہ آپ کو بھتیجہ مبارک ہو! بی بی آمنہ کے بطن سے لڑکا تولد ہوا ہے۔ یہ سنتے ہی ابوجہل نے اپنی بیچ کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے۔ اپنی باندی ثوبیہ کو آزاد کردیا۔

ایک طویل زمانہ گذر گیا۔ ابوجہل مذہب اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زندگی بھر سخت دشمنی کرتا رہا۔ بالآخر جنگ بدر میں مارا گیا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، نے ایک روز خواب میں ابوجہل کو دیکھا اور پوچھا کہ قبر میں تیرا کیا حال ہے؟

ابوجہل نے جواب دیا کہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں لیکن دوشنبہ کے دن میری بیچ کی انگلی سے مجھے دودھ نصیب ہوجاتا ہے اور پھر ہفتہ بھر سخت عذاب ہوتا رہتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی باندی کو آزاد کرنے کے طفیل میں ابوجہل کو بھی دودھ کی شکل میں صدقہ مل رہا ہے۔

تفسیر روح البیان میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین لباس ہیں پہلا لباس حقیقی جس کو لباسِ حقی بھی کہا گیا ہے۔ دوسرا لباس لباسِ ملکی ہے اور تیسرا لباس لباسِ بشری ہے۔

لباسِ بشری بشر کی ہدایت کیلئے لباسِ بشری میں آنا ضروری تھا اسی لئے عالمِ ناسوت یعنی دنیا میں لباسِ بشری میں جلوہ گر ہو گئے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہلوایا گیا۔ قل انما انا بشر مثلکم

لباسِ ملکی لباسِ ملکی کا تعلق عالمِ ملکوت سے ہے جیسا کہ حدیث ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أیکم مثلی لستُ کاحدٍ منکم انا أبیتُ عند ربی ھو یُطعمنی ویسقینی ۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ کون ہے میری مثل تم میں سے ؟ میں اپنے رب کے پاس شب باشی کرتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

لباسِ حقی لباسِ حقی کے متعلق حدیث ہے۔ لِی مع اللہ وقتٌ لا یسعنی فیہ ملکٌ مقرب ونبیٌ مرسل یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے میرے رب کیساتھ ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہاں ملکٌ مقرب (بڑے سے بڑے قریبی فرشتے) کی گنجائش ہے۔ اور نہ نبیٔ مرسل کی گنجائش ہے۔

حضرت العلامہ الحاج مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی۔ مجددی
قادری
کے مایہ ناز تصانیف ملنے کے پتے
(۱) مینار بک ڈپو چار مینار حیدر آباد 500002 اے پی
(۲) مسجد کچیاں نظام آباد — 503001 اے پی
(۳) کتب خانہ گیارہ سیڑھی بارگاہ بندہ نوازؒ
گلبرگہ شریف 585104 کرناٹک
(۴) پیر مرشد حضرت سید عمر پاشاہ، ہاتھیان شگال بلگام 585103 کرناٹک
(۵) ایم اے وحید معشوق شمی۔ ہٹی ـ 584115 کرناٹک
(۶) ناز بک ڈپو محمد علی بلڈنگ محمد علی روڈ۔ ممبئی 400003 مہاراشٹرا
(۷) مکتبہ اہل السنت دھرم بگ کرالپورہ 191113 کشمیر
(۸) الحسینی اہل السنت کتاب گھر ۲۵۰ بلال کالونی
سورہ 190011 کشمیر
(۹) رضا بک ڈپو بستین بازار آسنسول 713301 بنگال (W.B)
مسجد سنی پورہ، کنگسوے سکندر آباد 500003 اے پی